سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

زکوٰۃ کی اہمیت و فضیلت

نحمده ونصلى على رسوله الكريم امابعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍO يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (سورة توبة ٣٤_٣٥)

''جولوگ سونے اور چاندی کو جمع کر کے خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اوراللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کو خرچ نہیں کرتے ان کو خبر دیں دردناک عذاب کی۔ اس دن سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا' پس داغا جائے گا اس کے ساتھ ان کی پیشانی کو اوران کے پہلو کو اوران کی کمر کو اور کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جس کو تم نے اپنی ذات کیلئے جمع کیا تھا پس اب اپنے خزانے کا مزہ چکھ لو۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب:

وعن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ من اتاه الله ما لا فلم يود زكوته مثل له يوم القيامة شجاعاً اقرع له زبيتان يطوفه يوم القيامة ثم ياخذ بلهرمتيه (يعنى شدقيه)) ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون......الاية (رواه البخارى)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی پھر اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو وہ دولت قیامت کے دن اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کے انتہائی زہریلے پن کی وجہ سے اس کے سر کے بال جھڑ چکے ہوں گے اوراسکی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے (یاد رکھیں کہ جس سانپ میں یہ دو باتیں جمع ہوں وہ خطرناک اورانتہائی زہریلا سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اس زکوٰۃ نہ دینے والے کنجوس کے گلے کا طوق یا ہار بنادیا جائے گا پھر اسکی دونوں (باچھیں) پکڑے گا اوراسے کاٹتا ہوا کہے گا' میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔''

یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۠(ال عمران۔۱۸۰)

''اور گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو رب العالمین نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے اور یہ اس مال سے نکال نہیں دیتے کہ وہ مال دولت ان کیلئے بہتر ہے بلکہ آخرالامر وہ ان کے لئے بدتر اور شر ہے۔قیامت کے دن ان کے گلوں میں طوق بنا کے ڈالی جائے گی۔وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (اور اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی اور اللہ ہی کے لئے سلطنت آسمان اور رزمین کی ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال پر خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔''

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

محترم سامعین! زکوٰۃ کا لغوی معنی طہارت و پاکی ہے اور اصطلاح شریعت میں اپنے مال کی ایک خاص مقدار کسی نادار مسلمان کو مالک بنا کر دینا اور اس عطیے کے پیچھے مال دینے والے شخص کی کوئی دنیاوی منفعت اور کسی بدلے وغیرہ کی لالچ نہ ہو بلکہ محض خداوند تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہو' دین اسلام کی عمارت جس پانچ ستونوں پر قائم دوائم ہے زکوٰۃ ان میں ایک اہم ستون ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله واشهد ان محمدعبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم رمضان و حج البیت من استطاع الیه سبیلا۔

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یہ شہادۃ اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت کا حج کرنا جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔''

فرضیت زکوٰۃ:

سنہ ۲ھ میں زکوٰۃ فرض ہوئی اور اس کی فرضیت کتاب اللہ، سنت اور اجماع سے ثابت ہے قرآن مجید بڑے تاکید اور اہمیت کے ساتھ نماز کے ذکر کے بعد زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے کہ 'اتوا الزکوۃ' یعنی زکوٰۃ ادا کرو اور اس طرح ۸ جگہوں پر نماز اور زکوٰۃ دونوں کو اکٹھا فرمایا کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اس کا حکم پہلے پیغمبروں کی شریعت

میں بھی نماز کے ساتھ برابر رہا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر سورۃ الانبیاء میں ذکر کرنے کے بعد رب العالمین کا ارشاد ہے: واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوۃوایتاء الزکوۃ الخ یعنی ہم نے ان کو حکم دیا نیکیوں کے کرنے کا (بالخصوص) نماز قائم کرنے اورزکوٰۃ دینے کا اوراسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: "وکان یأمر اھلہ بالصلوۃ والزکوۃ" اوراپنے گھر والوں کونماز اورزکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ بہرحال عبادت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی نظر مادیت سے ہٹ کر روحانیت پر پڑجائے۔یعنی جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ اس کا ذاتی نہیں، جس طرح آدمی نماز میں قیام' رکوع اورسجدے کے ذریعے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ ان تمام اعضاء اور تمام بدن کا مالک میں خودنہیں ہوں بلکہ ان کو عاجزی سے جھکا کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت و کبریائی بیان کرنا ہےتو اسطرح جو مال اللہ تعالیٰ نے دیا ہوتا ہےتو اس مال سے بھی غرباء اور مساکین کا حصہ نکال کر یہ یقین کراتا ہے کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے۔

معاشرے کی اصلاح:

محترم حاضرین! زکوٰۃ کا مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے ضرورت مندوں' غرباء اورمساکین کی مدد ہوتی ہے جس کے ذریعے معاشرے کی اصلاح اور کافی مسائل اور پریشانی سے نجات حاصل ہوتی ہے اس طرح زکوٰۃ ادا کرنے کی وجہ سے انسان کے دل سے دنیا کی محبت اور دولت پرستی کی بیماری ختم ہوجاتی ہے جوکہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا ایک بہت بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ دولت کسی ایک فرد کے ہاتھ میں جمع ہو، یا معاشرے میں کوئی ایک جماعت ایسی ہو کہ جو دولت کو جمع کرے، بلکہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ دولت ہمیشہ گردش میں رہے اور زیادہ سے زیادہ افراد میں پھیلے اور تقسیم ہوتی رہے۔

اسلام کا قانونِ کفالت:

چونکہ اسلام دین فطرت ہے تو اسوجہ سے انسانی فطرت کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھ کر احکام ومسائل بیان کرتا ہے اس سلسلے میں اس معاشرے میں چونکہ غریب بھی رہ رہا ہے تو اس کے مسائل کو بھی مدنظر رکھ کر ان کی کفالت کا نظام مرتب کیا۔ جس کی مثال کہیں بھی اور کسی مروجہ قانون یا ازم میں نہیں ملتی' اسلام نے غربت کے مسئلہ کو حل کرنے کی طرف جس قدر توجہ دی اور جتنا زیادہ زور دیا اس کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے ہوسکتا ہے کہ اسلام کا ابھی ابتدائی دور تھا اور محض چند لوگوں نے

اسلام قبول کیا تھا اور وہ بھی قسم قسم کی تکالیف اور کفار کے مظالم کا شکار تھے۔ رب کائنات نے ان کو مساکین و غرباء کی مدد کا حکم مختلف انداز میں دیا۔ چنانچہ کبھی ''اطعام مساکین'' کے الفاظ سے مخاطب فرمایا اور کبھی ''سائل محروم'' کا حق ادا کرنے پر زور فرمایا تو کبھی ''ایتاء الزکوۃ ''یعنی زکوٰۃ دینے کا عنوان اختیار فرمایا۔

مالداروں کی دولت میں فقراء کا حصہ:

آج پوری دنیا میں کبھی سوشلزم کی بات ہوتی ہے اور کبھی کمیونزم کی۔ جس میں غریبوں کی فلاح کیلئے مدد کا نعرہ لگا کر غریب کو مالدار کے خلاف اُکسایا جاتا ہے اور جنگ کا سماں پیدا کیا جاتا ہے' یہ جنگ کبھی نہ ہوتی اور نہ ہوگی اگر اسلام کے اس اہم ترین رکن کی ادائیگی صحیح طریقے سے ہو کیونکہ اگر کسی بھی ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ جب ضرورت مندوں' غریبوں میں تقسیم ہوگا اور یہ عمل ایک تسلسل سے جاری رہے گا تو ملک میں کوئی بھی حاجت مند اور غریب ایسی حالت میں نہ ہوگا کہ اس کی حاجت پوری نہ ہو سکے۔ بہرحال مالداروں اور دولت مندوں کے مال میں غریب حاجت مند لوگوں کا ایک متعین حصہ ہے اگر کوئی مالدار زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ گویا غریب و مسکین کے حق پر زبردستی قابض ہے کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ماخالطت الزکوٰۃ مالا قط الاھلك (مشكوة)

''یعنی زکوٰۃ کا مال جس مال میں شامل ہوگا اس کو ہلاک کر کے چھوڑے گا۔''

مطلب یہ ہے کہ اگر اپنے مال سے زکوٰۃ نہیں نکالے گا تو چونکہ وہ غریب کے حصہ کو اپنے مال میں شامل کر رہا ہے۔ اس لئے فرمایا: کہ زکوٰۃ کا مال اپنے مال میں شامل کرنے والا ہلاکت کے اسباب پیدا کر رہا ہے۔

مال کا میل کچیل:

محترم دوستو! اسی طرح ایک دوسری حدیث مقدسہ میں زکوٰۃ کے مال کو میل کچیل قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے: ان هذه الصدقات انما هی او ساخ الناس (مشكوة)

''بے شک یہ زکوٰۃ کا مال لوگوں کے (مال) کے میل کے سوا کچھ نہیں۔''

چنانچہ اسی میل اور گند سے اپنے مالوں کو صاف کرتے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا

''(اے محمد ﷺ) ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے کر ان کے مالوں کو پاک کر دیجئے۔''

بہرحال جس طرح گنے کے رس کو گڑ بنانے کے لئے پکایا جاتا ہے اوپر میل کچیل جھاگ کی صورت میں آجاتی ہے جس کو باہر نکال دیا جاتا ہے ورنہ یہ میل کچیل گڑ کا ذائقہ اور معیار خراب کر دیتا ہے اور مارکیٹ میں فروخت کے قابل نہیں رہتا اسی طرح یہ زکوٰۃ بھی مال کی میل کچیل ہے اگر اسکو مال سے جدا نہ کیا جائے تو مال خراب ہو جاتا ہے اور پھر اسکی صحیح قیمت نہیں رہتی بلکہ کبھی حادثہ، بیماری اور ناگہانی آفت کی نذر ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ سے مال بڑھتا ہے:

آج لوگ زکوٰۃ کو اس وجہ سے ادا نہیں کرتے کہ اس سے مال کم ہو جائے گا لیکن زکوٰۃ کا ایک معنی برکت اور بڑھوتی یعنی مال کا بڑھنا اور زیادہ ہونا ہے اور یہ ایک مشاہداتی بات ہے کہ جو شخص بروقت زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس کے مال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ مختلف مصائب اور مشکلات میں مبتلا رہتا ہے ایسے شخص کیلئے قرآن و حدیث میں سخت سخت وعیدات ذکر ہیں۔ جیسا کہ ابتداء خطبہ میں جو آیت مبارکہ تلاوت کی اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے سخت دردناک عذاب کا تذکرہ فرمایا ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کو تین اطراف سے عذاب دیا جائے گا پہلے پیشانی کی طرف سے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب مالدار آدمی سے سائل زکوٰۃ طلب کرتا ہے تو پہلے وہ منہ موڑ لیتا ہے اور دوسرا عذاب پہلو کی جانب سے دیا جاتا ہے کیونکہ سائل کے اصرار پر وہ پہلو تبدیل کر لیتا ہے اور تیسرا عذاب کمر کی جانب سے دیا جاتا ہے کیونکہ سائل کے مزید اصرار پر وہ اسکی طرف پشت کر دیتا ہے اسی وجہ سے تینوں وجہوں سے اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا اسی طرح رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ معراج کی رات میرا گزر ایک قوم پر ہوا کہ انکی شرم گاہ پر آگے اور پیچھے چھیتڑے لپٹے ہوئے تھے اور وہ جانوروں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

مانعینِ زکوٰۃ سے قتال:

بہرحال زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں نہایت اہم اور ممتاز مقام کا حامل رکن ہے جس پر اسلام کی عمارت قائم و دائم ہے اور تمام مذاہب اسکی افادیت پر متفق ہیں اسی لئے فقہائے کرام نے فرمایا: کہ زکوٰۃ اور اسکی

فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے اسی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اسلام میں منکرین زکوٰۃ کے بارے میں واضح شرعی حکم موجود ہے اور اسی پر اجماع بھی ہے کہ اگر صاحب قوت و ثروت جماعت سرکشی اختیار کرے اور زکوٰۃ سے انکار کردے تو پھر اسلام نے ان سے باقاعدہ جنگ کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور اس فرض کی ادائیگی کیلئے جان سے مار ڈالنے اور خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کیا ہے۔

اسی سرکشی اور بغاوت کے طور پر زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے باقاعدہ جنگ احادیث صحیح اور اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے چنانچہ رسول ﷺ کی وفات کے بعض علاقوں کے ایسے لوگ جو بظاہر اسلام قبول کر چکے تھے اور توحید کا اقرار بھی کرتے تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ کا انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور فرمایا: کہ یہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کے حکم میں فرق کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لائے ہوئے مبارک دین سے انحراف وارتداد ہے صحیح بخاری و مسلم کی مشہور روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان ہی منکرین زکوٰۃ کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ کو جواب دیتے ہوئے فرمایاو اللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ و الزکوٰۃ خدا کی قسم نماز اور زکوٰۃ کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے میں ضرور ان کے خلاف جہاد کروں گا پھر تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس نقطہ نظر کو قبول کرلیا اور اس بات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع قائم ہوا۔

زکوٰۃ کے دو فائدے:

معزز حاضرین! امام شاہ ولی اللہ دہلوی نے زکوٰۃ کے دو مصالح بیان کئے پہلی مصلحت ''تہذیب نفس''، یعنی نفس کی صفائی و پاکی۔ چونکہ نفس ،حرص اور بخل کا آپس میں بے حد تعلق ہے حرص بدترین اخلاق میں سے ہے جو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد انسان کو سخت ہلاکت میں ڈال سکتی ہے جو حریص ہوگا مرتے دم تک اس کا دل مال میں اٹکا رہے گا اور اس کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوگا۔اگر زکوٰۃ کی ادائیگی کا سلسلہ اس نے جاری رکھا ہو تو یہ حرص اس سے ختم ہوجائے گی، جو آخرت میں اس کو نفع پہونچانے کا ذریعہ ہوگی۔ دوسری مصلحت کا تعلق معاشرہ سے ہے چونکہ زیادہ تر مالدار لوگوں کا تعلق شہروں سے ہوتا ہے وہاں ضعفاء ،نادار، مفلوک الحال جمع ہوں گے اگر ان کی ہمدردی واعانت کی یہ سنت نہ ہو تو وہ سب بھوک سے ہلاک ہوجائیں گے۔اس کے علاوہ شہروں کا نظام مال پر قائم ہوتا ہے اور ان شہروں کے ذمہ دار اور مدبرین ومنتظمین اپنی ان مشغولیات کی وجہ سے باقاعدہ ذریعہ معاش اختیار نہیں کرسکتے ان کی معیشت کا انحصار اسی پر ہوتا ہے مشترکہ اخراجات یا چندے کرنا نہ تو سب کے لئے آسان ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔اس لئے عوام

سے ان مصالح کے لئے رقم وصول کرنا مناسب دستور ہے۔ چونکہ مصلحت کا تقاضا یہ تھا کہ دونوں مصالح یعنی مسئلہ تہذیب نفس اور اصلاح معاشرہ آپس میں لازم وملزوم رہیں اس لئے شریعت نے زکوٰۃ کو فرض کرکے ان دونوں میں ہم آہنگی قائم رکھی ہے۔

زکوٰۃ اور ٹیکس میں فرق:

محترم سامعین ! زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا سبب اور مال کے بڑھنے کا سبب ہے اور زکوٰۃ عبادت ہے نا کہ ٹیکس یا جبری جرمانہ حضرت مولانا عبدالکلام آزادؒ فرماتے ہیں: کہ زکوٰۃ کی نوعیت عام خیرات کی سی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے پورے معنوں میں ایک انکم ٹیکس ہے جو اسلامی حکومت نے ہر کمانے والے فرد پر لگایا ہے بشرطیکہ اسکی کمائی اسکی ضروریات زندگی سے زیادہ ہو موجودہ زمانے میں انکم ٹیکس میں اور اس (زکوٰۃ) میں صرف دو باتوں کا فرق ہے ایک یہ کہ زکوٰۃ اپنی نوعیت میں زیادہ وسیع مفہوم رکھتی ہے یعنی صرف کاروبار کی گھٹتی بڑھتی آمدنی پر ہی عائد نہیں ہوتی بلکہ اندوختے پر بھی واجب ہو جاتی ہے اگر چہ اس سال کوئی نئی آمدنی نہ ہوئی ہو، نیز اس سال کی تمام ملکیتیں بھی اس میں داخل ہیں جو بڑھنے کی استعداد رکھتی ہیں مثلاً مویشی وغیرہ اور دوسرا یہ کہ مقصد کے لحاظ سے یہ ایک خاص مصرف رکھتا ہے جسکی مختلف صورتیں متعین کر دی گئی ہیں سٹیٹ کو حق نہیں کہ ان مصارف کے علاوہ کسی دوسرے مصرف میں خرچ کرے۔

رب ذوالجلال ہم سب کو خدائی احکامات پر عمل کی توفیق سے نوازیں۔ آمین

مؤتمر المصنفین کی نئی علمی ادبی اور تحقیقی پیشکش

الارشاد

الی تحقیق

بانت سعاد

تصنیف: مولانا فیض الرحمٰن حقانی

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

برائے رابطہ: 0303-8359358